تربوز کی پیداواری ٹیکنالوجی 19-2018

خوراکی وادویاتی اہمیت:

سبزیوں اور پھلوں کا باقاعدہ استعمال غذا کو متوازن بنانے اور صحت افزا رکھنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ ماہرین کے مطابق انسان کو صحت مند رہنے کیلئے 280 گرام سبزی یومیہ فی کس استعمال کرنی چاہئے جبکہ پاکستان میں یہ مقدار 150 گرام فی کس بھی استعمال نہیں ہوتی اس لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ نہ صرف سبزیاں اگائی جائیں بلکہ زیادہ کھانے کی عادت بھی اپنائی جائے۔ ہر کاشتکار کو 5 تا 10 مرلہ سبزی اپنے ذاتی استعمال کیلئے بھی کاشت کرنی چاہئے۔ سبزیوں میں لحمیات، نشاستہ، روغن، معدنی نمکیات، لوہا، فاسفورس، سوڈیم، پوٹاشیم پائے جاتے ہیں جن کی بدولت سبزیات انسانی صحت برقرار رکھنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "تربوز کا استعمال پیٹ کو دھو دیتا ہے" (بیماریوں سے پاک کر دیتا ہے)۔ تربوز کا استعمال کینسر کے خلاف قوت مدافعت پیدا کرتا ہے۔ گردے ومثانے کی پتھری ختم کرنے کیلئے یہ ایک لاثانی پھل ہے۔ جگر کی گرمی دور کرتا ہے۔

آب وہوا:

تربوز نیم گرم وخشک آب وہوا میں بہتر پھل پیدا کرتا ہے۔ اگر پھل لگنے کے بعد دن گرم اور راتیں قدرے ٹھنڈی رہیں تو پھل میں مٹھاس زیادہ پیدا ہوتی ہے۔ تربوز زیادہ سردی برداشت نہیں کرتا نیز شدید گرمی میں بھی اس کے زردانے مر جاتے ہیں اور بیلیں خشک ہو جاتی ہیں۔ پھول آوری کے دوران آندھی اور بارش سے بیلیں الٹی سیدھی ہو جائیں تو بار آوری کا عمل متاثر ہوتا ہے اور پھل کم لگتا ہے۔ دسمبر کے دوران پست (Low) ٹنل میں کاشت کر کے اس کی اگیتی فصل حاصل کی جا سکتی ہے۔ تربوز کا عمومی اگاؤ 90 فیصد تک ہوتا ہے۔ اسے اگاؤ کیلئے 20 تا 30 اور بڑھوتری کے لئے 25 تا 35 ڈگری سینٹی گریڈ درجہ حرارت کی ضرورت ہوتی ہے۔ مارچ میں کاشت کی صورت میں تربوز کا اگاؤ 10 تا 12 دن میں مکمل ہو جاتا ہے۔

زمین کی تیاری:

تربوز ایسی میرا، ہلکی میرا زمین میں بہتر افزائش کرتا ہے جہاں زمینی تعامل (pH) 7.5 اور 8.0 کے درمیان ہو دوسری بیلدار سبزیات کے مقابلے میں تربوز قدرے زیادہ تعامل کو بھی برداشت کر سکتا ہے۔ بھاری میرا یا سیم تھور سے متاثرہ زمین اس کیلئے ناسازگار ہے۔ یکساں اگاؤ کے لیے اسے لیزر سے ہموار شدہ، باریک زمینی تیاری کی ضرورت ہوتی ہے۔ جڑوں کے سطحی نظام کی وجہ سے میرا اور ہلکی میرا زمینوں میں بہتر نتائج دیتا ہے۔ میرا زمین میں جڑیں کافی دور سے خوراک حاصل کر سکتی ہیں۔ لیکن بھاری میرا زمین میں اس کی جڑوں کا پھیلاؤ زیادہ نہیں ہو سکتا، اس لئے زمین زیادہ گہرائی تک تیار کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ زمین کو اچھی طرح تیار کئے بغیر کاشت کی جائے تو سابقہ فصل کے بچے ہوئے زندہ کیڑے تربوز پر حملہ آور ہو کر شدید نقصان پہنچا سکتے ہیں۔

کاشت کے اہم علاقے:

تربوز پورے پنجاب میں اگایا جا سکتا ہے تاہم گوجرانوالہ، حافظ آباد، جھنگ، ملتان، خانیوال، لیہ، ساہیوال، چنیوٹ، ماموں کانجن،

ٹوبہ ٹیک سنگھ، وہاڑی اور بہاولپور میں زیادہ اگایا جاتا ہے۔

اقسام:

عام (Open polinated) اقسام میں شوگر بے بی سب سے اہم ہے۔ دوغلی اقسام میں آگسٹا، بلیک چیئر مین ،شوگر کنگ، سپر بلیک ماسٹر، کمانڈر اور چارلسٹن گرے شامل ہیں۔ دوغلی اقسام کی پیداوار اور معیار کے لحاظ سے عام اقسام کے مقابلے میں بہتر ہوتی ہیں۔

کھادیں اور خوراکی اجزاء:

زمین کی قدرتی زرخیزی، کاشتی علاقہ، وقت کاشت، اقسام کی نوعیت، طریقہ کاشت، تعداد و ذریعہ آبپاشی کی نوعیت، گوڈیوں کی تعداد، نامیاتی مادے کی مقدار اور زمینی ساخت جیسے امور کے تغیرات کی مناسبت سے کھادوں کی مقدار میں کمی بیشی کی جاسکتی ہے۔ اس فصل کیلئے 15 تا20 ٹن فی ایکڑ گوبر کی کھاد کا استعمال مفید ثابت ہوتا ہے۔ درمیانی میرا زمینوں میں تربوز کیلئے 69-46-50 کلوگرام فی ایکڑ نائٹروجن، فاسفورس اور پوٹاش ڈالنے کی سفارش کی جاتی ہے۔ مخلوط اقسام کی خوراکی ضرورت نسبتاً زیادہ ہوتی ہے۔

کھاد کب ڈالی جائے:

ایک تہائی نائٹروجن تمام فاسفورس اور نصف پوٹاش بوقت کاشت ڈالی جائے۔ بقیہ نائٹروجن اور پوٹاش کاشت کے 35 سے 70 دن میں دو یا تین اقساط میں ڈالیں۔ واضح رہے تربوز اپنی خوراک کا زیادہ تر حصہ پھل لگنے کے دوران جذب کرتا ہے۔

آبپاشی:

تربوز کو مجموعی طور پر زیادہ پانی لگانے سے پھل کم لگتا ہے۔ موسم کی مناسبت سے تعداد میں کمی بیشی کی جائے۔ اگر پھل لگنے کے بعد گرم و خشک موسم کے دوران زیادہ سوکا لگا کر آبپاشی کی جائے تو پھل کے پھٹنے کی شکایت ہوسکتی ہے۔ اس لئے گرم وخشک موسم میں زیادہ سوکا لگنے سے پہلے پہلے آبپاشی کرنے کی سفارش کی جاتی ہے۔

زیادہ پھل لگانا:

اگر پانی یا بارش یا زیادہ کھاد کی وجہ سے بیلیں حد سے زیادہ بڑھنے لگیں اور پھل کم لگ رہا ہو تو زیادہ لمبی بیلوں کی تیزی سے بڑھنے والی بعض کونپلیں کاٹ دی جائیں۔

شرح بیج اور پودوں کی تعداد:

دوغلی اقسام کا 300 گرام فی ایکڑ بیج کافی ہوتا ہے۔ پٹڑیوں کا باہمی فاصلہ 8 تا10 فٹ اور پودوں کا 1 تا1.5 فٹ برقرار رکھ کر ایک ایکڑ میں 4 تا5 ہزار پودے لگائے جاتے ہیں۔ بہتر حالات میں ذخیرہ شدہ بیج کی روئیدگی تین سال تک برقرار رہتی ہے لیکن احتیاطً ایک سال سے زیادہ پرانا بیج نہ لگایا جائے۔

وقت کاشت:

ٹنل میں تربوز کی کاشت وسط دسمبر میں کی جاتی ہے۔ٹنل سے باہر کاشت کی صورت میں وسط فروری تا وسط مارچ زیادہ موزوں ہے۔ دریائی علاقوں میں تربوز دسمبر میں کاشت کیا جاتا ہے۔ دوسری فصل جو وسط جولائی کے بعد کاشت کی جاتی ہے اسکو ناموافق موسمی حالات درپیش ہوتے ہیں۔ یہ فصل بہت ہی کم رقبے پر کاشت کی جاتی ہے۔صرف مخصوص علاقوں میں تربیت یافتہ کاشتکار ہی اُگاتے ہیں۔

طریقہ کاشت:

تربوز کی کاشت پٹڑیوں کے کنارے پر چوکے لگا کر کی جاتی ہے۔پٹڑیوں کا باہمی فاصلہ 8 تا 10 فٹ اور پودوں کا 1 تا 1.5 فٹ برقرار رکھ کر ایک ایکڑ میں 4 تا 5 ہزار پودے لگائے جاتے ہیں۔کھالیوں کی گہرائی 9 انچ یا زیادہ رکھی جائے تاکہ مئی جون کے سخت گرم موسم میں پانی کی کمی نہ آنے پائے۔ اگر شام کے وقت آبپاشی کر کے اگلی صبح چوکے لگا دیے جائیں تو مناسب نمی کی وجہ سے پودوں کی ابتدائی نشوونما بہتر ہوتی ہے۔

چھدرائی:

فصل کا اگاؤ مکمل ہونے کے بعد تین ہفتے کے اندر اندر ہر سوراخ میں ایک پودا چھوڑ کر فالتو پودے اکھاڑ دیے جائیں تو فصل کی نشوونما بہتر ہوتی ہے۔

برداشت و چنائی:

وسطی پنجاب میں فروری مارچ کاشتہ تربوز کی بیشتر اقسام پہلی چنائی کے لئے عموماً 90 تا 110 دنوں میں تیار ہو جاتی ہیں۔موسمی (بہاریہ) فصل آخر مئی سے آخر جون تک اور جولائی کاشتہ ستمبر کے دوران مارکیٹ میں آتی ہے۔پست (Low) ٹنل میں کاشتہ فصل کا پھل اپریل کے آخر میں چنائی کے قابل ہو جاتا ہے اور مئی کا پورا مہینہ اچھی قیمت پر فروخت ہوتا ہے۔

پیداوار:

تربوز کی بیشتر اقسام کی پیداوار 300 تا 400 من فی ایکڑ حاصل ہوتی ہے۔بہتر کاشتی امور کی بدولت پھل کی پیداوار 600 من تک فی ایکڑ حاصل کی جا سکتی ہے۔

بیماریاں اور ان کا انسداد:

تربوز کی اہم بیماریوں میں جھلساؤ، مرجھاؤ اور سفوفی پھپھوندی شامل ہیں۔بعض اوقات وائرس کا حملہ بھی ہو سکتا ہے۔ان سب بیماریوں میں جھلساؤ یا روئیں دار پھپھوندی زیادہ نقصان پہنچاتی ہے۔

جھلساؤ اور روئیں دار پھپھوندی: (Downy Mildew)

اس پھپھوندی کی وجہ سے ہری بھری فصل پھل آوری کے دوران برباد ہو سکتی ہے۔ بارش اور نم آلود موسم میں یہ بیماری زیادہ حملہ کرتی

ہے۔ابتدائی علامت کےطور پراس کے پتوں پر پیلےنشانات ظاہر ہوتے ہیں۔فصل کی مجموعی رنگت ہلکی سبز ہو جاتی ہے۔اگر بیماری قدرے بڑھ جائے تو شاخوں کا رخ اوپر کو اُٹھ جاتا ہے۔ اس بیماری سے بچاؤ کیلئے انٹرا کال500 گرام،میلوڈی ڈیو500 گرام یا ریڈومل گولڈ250 گرام فی100 لٹر پانی میں ملا کر استعمال کی جاسکتی ہے۔

سفوفی پھپھوندی: (Powdery Mildew)

یہ بیماری معتدل اور نم آلود موسم میں زیادہ نقصان کرتی ہے۔عام طور پر مارچ تا مئی میں حملہ آور ہوتی ہے۔اس سے بچاؤ کیلئے نٹیوو65 گرام،ٹاپسن ایم250 گرام یا سکور100 ملی لٹر فی100 لٹر پانی میں ملا کر سپرے کریں۔

مرجھاؤ:

آج کل مرجھاؤ کی بیماری کافی عام ہو چکی ہے۔اس بیماری میں پودے مرجھا کر تلف ہو جاتے ہیں۔اس سے بچاؤ کیلئے ضروری ہے کہ پہلے 50 دن کے دوران بھرپور آبپاشی سے پرہیز کیا جائے۔ابتدائی علامات ظاہر ہونے پر ٹاپسن ایم 3 گرام فی لٹر پانی میں ملا کر جڑوں میں ڈالی جائے۔

اکھیڑا (Root Rot):

اس بیماری کا حملہ کھیرا،گھیا کدو،چپن کدو،حلوہ کدو،گھیا توری کریلا اور تربوز پر ہوتا ہے۔یہ بیماری فصل اگنے کے پہلے یا بعد میں حملہ آور ہوتی ہے۔پہلی صورت میں بیج گل سڑ جاتا ہے یا نومولود پودا مر جاتا ہے۔دوسری صورت میں اگنے کے دس بارہ دن بعد پودوں کے پتے پیلے ہو جاتے ہیں اور بڑھوتری رک جاتی ہے اور پودے مرجاتے ہیں۔اس بیماری کے جراثیم زمین میں موجود ہوتے ہیں۔زمین میں پانی کا نکاس خراب ہونے کی صورت میں اس بیماری کا حملہ زیادہ شدت اختیار کرسکتا ہے۔جس زمین میں اس بیماری کا حملہ ہو اس میں دو تین سال تک یہ فصلیں کاشت نہ کریں۔کاشت کیلئے بہتر نکاس والی زمین کا انتخاب کریں۔بیج کو تھائیوفینیٹ میتھائل سے زہر آلود کر کے کاشت کریں۔

کیڑے اوران کا انسداد:

اگاؤ کے دوران چور کیڑا اور لال بھونڈی جیسے کیڑے حملہ آور ہوتے ہیں۔فروری اور مارچ کے دوران سست تیلا شدید نقصان پہنچا سکتا ہے۔پھل آوری کے دوران پھل کی مکھی تھرپس اور امریکن سنڈی بھی حملہ آور ہوتی ہے۔گرم اور خشک موسم کے دوران جوئیں اور تھرپس کا حملہ شدید ہوسکتا ہے۔ٹنل میں کاشتہ یا زیادہ گھنی فصل پر لیف مائنر کا حملہ بھی ہوسکتا ہے۔ان سب کیڑوں میں پھل کی مکھی زیادہ نقصان پہنچاتی ہے۔

چست تیلہ:

اس کیڑے کی شکل تکون نما ہوتی ہے۔بالغ پردار ہوتا ہے اور اگلے پر کے سرے پر ایک سیاہ دھبہ ہوتا ہے۔اس کی آنکھ کے قریب سر پر دو سیاہ دھبے ہوتے ہیں۔سردیوں میں بالغ کا رنگ سرخی مائل پیلا جبکہ گرمیوں میں سبزی مائل پیلا ہوتا ہے۔بچہ بالغ کے مشابہ ہوتا

ہے لیکن اس کے پر نہیں ہوتے۔ بچے اور بالغ دونوں ہی پتوں، نرم ٹہنیوں اور پھلوں کا رس چوس کر نقصان پہنچاتے ہیں۔ حملہ شدہ پتے اوپر کی طرف مڑ جاتے ہیں۔ زرد ہو جاتے ہیں اور سوکھ کر پودے سے گر جاتے ہیں۔

تدارک:

چست تیلے کے خلاف سفارش کردہ زہر فلونیکامڈ بحساب 60 گرام یا ڈائی نوٹی فیوران بحساب 100 گرام یا تھائیا میتھوکسم بحساب 24 گرام فی 100 لٹر پانی میں ملا کر سپرے کریں۔

سست تیلہ:

اس کیڑے کے بالغ دو قسم کے ہوتے ہیں۔ پہلی قسم کے کیڑوں کے پر ہوتے ہیں اور ان کے اگلے پر جسم سے لمبے ہوتے ہیں۔ جسم کا رنگ سیاہی مائل سبز اور سبزی مائل سیاہ ہوتا ہے۔ دوسری قسم کے کیڑوں کے پر نہیں ہوتے۔ جس کا رنگ سبزی مائل زرد یا سبزی مائل بھورا ہوتا ہے۔ بچہ شکل و شباہت کے لحاظ سے بالغ کے مشابہہ ہوتا ہے۔ یہ کیڑے پودوں سے رس چوس کر خوراک حاصل کرتے ہیں۔ اور یہ کیڑے عام طور پر پودوں میں وائرسی بیماریاں پھیلانے کا سبب بنتے ہیں خاص طور پر سبزیوں میں وائرسی بیماریاں ان کی وجہ سے پھیلتی ہیں۔ یہ پودوں پر شہد جیسے مادے کا اخراج کرتا ہے جس کی وجہ سے سیاہ پھپھوندی پیدا ہو جاتی ہے۔

تدارک:

سست تیلہ کے کنٹرول کیلئے کاربوسلفان 20 فیصد بحساب 500-400 ملی لٹر، امیڈاکلوپرڈ ایس ایل 20 فیصد بحساب 250 ملی لٹر، ڈایافینتھران 50 فیصد ایس ایل 200 ایم ایل فی 100 لٹر پانی استعمال کریں۔

تھرپس:

بالغ کیڑا سفید یا بھورے رنگ کا سلنڈر نما پھرتیلا اور زیرے کی طرح کا ہوتا ہے۔ مادہ کے پچھلے اور اگلے پر جھالردار ہوتے ہیں۔ جبکہ نر کیڑے کے پر نہیں ہوتے۔ مادہ پتوں میں چھید کر کے انڈے دیتی ہے۔ بچے ہلکے بھورے رنگ کے بالغ کے مشابہ اور بغیر پر کے ہوتے ہیں۔ کویا کی حالت میں زمین کے اندر جمودی کیفیت میں ہوتا ہے۔ یہ کیڑے پتوں کی سطح کو کھرچ کر رس چوستے ہیں۔ اور پتے چاندی نما سفید ہو جاتے ہیں۔ بالغ اور بچے دونوں نقصان کرتے ہیں۔ پتوں کی شکل خراب ہو جاتی ہے۔ اور پتوں کے کنارے نیچے کی طرف جھک جاتے ہیں۔ حملہ شدہ فصل پر کالی پھپھوندی اگنے سے فصل دھندلی نظر آتی ہے۔

تدارک:

سپائینوسیڈ بحساب 40 ملی لٹر یا سپائنٹورام بحساب 60 ملی لٹر یا تھائیا کلوپرڈ بحساب 125 ملی لٹر فی 100 لٹر پانی ملا کر سپرے کریں۔

سفید مکھی:

سفید مکھی پروانے کی شکل کا بہت چھوٹا سا کیڑا ہے۔ اس کے پر سفید ہوتے ہیں جبکہ جسم زردی مائل اور سفید پوڈر سے ڈھکا ہوتا ہے۔ انڈے اور بچے پتوں کی نچلی سطح پر چمٹے رہتے ہیں۔ بچے اپنی جگہ سے نہیں ہل سکتے۔ نہ ہی ان کے پر ہوتے ہیں لہذا یہ ایک ہی جگہ پر

رس چوستے رہتے ہیں۔ سفید مکھی پتوں، نرم ٹہنیوں اور پھولوں کا رس چوس کا نقصان پہنچاتی ہیں اور جسم سے ایک لیس دار مادہ خارج کرتی ہیں جس سے پتوں پر سیاہ پھپھوندی پیدا ہوتی ہے اور ضیائی تالیف کا عمل پودوں میں رک جاتا ہے۔ اور پیداوار میں خاصی کمی واقع ہوتی ہے۔

تدارک:

پائرا کسی فن 10.8 EC بحساب 500 ملی لٹر یا ڈائیا فینتھوران 200 ملی لٹر فی 100 لٹر پانی ملا کر سپرے کریں۔

چور کیڑے:

سنڈیاں گہرے مٹیالے رنگ کی ہوتی ہیں۔ سر زرد رنگ کا ہوتا ہے اور اس کے اوپر سیاہی مائل بھورے رنگ کی دو لکیریں ہوتی ہیں۔ سنڈی کے جسم پر چھوٹے چھوٹے سیاہ رنگ کے نشان ہوتے ہیں۔ اگر ان کو چھوا جائے تو یہ چھلے کی شکل بنا لیتی ہیں۔ یہ فصل کے ابتدائی مراحل میں حملہ آور ہوتی ہے۔

تدارک:

چور کیڑے کے انسداد کیلئے کھیت کو صاف رکھیں۔ گوڈی کے ذریعے چھپی ہوئی سنڈیوں کو تلف کریں۔ فصل کی کٹائی کے بعد گہرا ہل چلائیں نیز ایک کلو کاربرائل 20 کلو چھان بورا میں مکس کر کے کھیت میں بکھیر دیں۔

لشکری سنڈی:

اس کیڑے کی سنڈیاں لشکر کی صورت میں حملہ آور ہوتی ہیں۔ یہ پتے اور پھول دونوں کھاتی ہیں۔ سنڈیاں پھل میں داخل نہیں ہوتیں۔ شدید حملہ کی صورت میں پودے کا صرف ڈھانچہ ہی نظر آتا ہے۔ چونکہ یہ سنڈیاں سبز مادہ کھرچ کر کھاتی ہیں اس لئے پتے جالی کی طرح نظر آتے ہیں۔ نوزائیدہ سنڈیاں پتوں کے نیچے اکٹھی ہو کر نقصان پہنچاتی ہیں۔ ایک پودے کو چٹ کرنے کے بعد دوسرے پر منتقل ہو جاتی ہیں۔ شفتل کے کھیت کے قریب سنڈیوں کا حملہ زیادہ ہوتا ہے۔

انسداد:

لوفی نیوران 5 ای سی 200 ملی لٹر، ایما میکٹن بینزوایٹ 250-200 ملی لٹر، کلورو پائری فاس 100-80 ملی لٹر فی 100 لٹر پانی میں ملا کر سپرے کریں۔

پھل کی مکھی:

یہ مکھی بھورے رنگ کی اور اس کے پیٹ پر پیلے رنگ کی دھاریاں ہوتی ہیں۔ اس کی جسامت گھریلو مکھی سے تھوڑی سے بڑی ہوتی ہے۔ اس کے پروں پر بھورے رنگ کی دھاریاں ہوتی ہیں۔ پھل کی مکھی پھل کے اندر انڈے دیتی ہیں۔ سنڈیاں پھل کا گودا کھاتی ہیں اور ساتھ ہی ایک ایسا مادہ خارج کرتی ہیں جس سے پھل پیلے، نرم، پلپلے اور پھر بعد میں اس مقام سے گل سڑ جاتے ہیں۔ اور ان سے بدبو آنے لگتی ہے۔ موسم برسات میں حملہ کی شدت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ حملہ شدہ پھل بے کار ہو جاتا ہے۔ پھل کی شکل قدرے

بگڑ جاتی ہے۔حملہ شدہ پھل اکثر زمین پر گر پڑتے ہیں۔

تدارک:

غیر روائتی طریقے مثلاً جنسی پھندوں کا استعمال، نرمکھی کا انہدام، مادہ مکھی کیلئے کچلے کا استعمال۔متاثرہ پھل کی تلفی وغیرہ سے پھل کی مکھی کا یقینی خاتمہ ہوجاتا ہے۔

دیمک:

دیمک ایک سوشل کیڑا ہوتا ہے۔یہ ایک کالونی کی شکل مین زمین کے اندر رہتے ہیں۔ایک کالونی میں لاتعداد کارندے، سپاہی ایک ملکہ اورایک بادشاہ ہوتے ہیں۔کارندوں کا کام خوراک کا بندوبست کرنا، سپاہیوں کا کام کالونی کی حفاظت کرنا، جبکہ ملکہ اور بادشاہ کا کام نسل کشی کرنا ہوتا ہے۔ملکہ کافی بڑی ہوتی ہے۔اس کا رنگ سفیدی مائل اور دھڑ پر گہرے بھورے رنگ کی دھاریاں ہوتی ہیں۔ ملکہ 24 گھنٹے میں 70 سے 80 انڈے دیتی ہے۔یہ کیڑا زمین کے اندر گہرائی میں رہتا ہےاور جڑوں کوکھا کر ضائع کرتا ہے۔ خشک موسم اورزمین میں حملہ زیادہ ہوتا ہے۔نئ زمینوں میں حملہ شدید ہوتا ہے۔

تدارک:

کچی روڑی یا گوبر کی کھادمت ڈالیں۔مناسب وقفہ سے آبپاشی کریں۔جہاں اس کیڑے کے حملہ کا خدشہ ہو یا پہلے سے موجود ہوتو راؤنی کے وقت کلوروپائری فاس 1 تا 2 لٹرفی ایکڑ فلڈ کریں۔

جڑی بوٹیاں اوراُن کا انسداد:

تربوز میں وقت کاشت اور علاقے کی مناسبت سے جنگلی چولائی، باتھو، اٹ سٹ، جنگلی پالک، جنگلی ہالوں، ڈیلا، لمب گھاس وغیرہ نقصان پہنچاسکتی ہیں۔تربوز کی کاشت کے ایک دن بعد تروتر پر پینڈی میتھالین 5 تا 6 ملی لٹرفی لٹر پانی میں ملاکر سپرے کی جاسکتی ہے۔سپرے سے بچ جانے والی اُگی ہوئی جڑی بوٹیوں کو بذریعہ گوڈی تلف کرنا چاہیئے۔

نفع بخش کاشت کے اہم راز:

اس فصل کی نفع بخش کاشت کے اہم راز یہ ہیں: اچھی قسم کو دسمبر کے آخر میں پست (Low) ٹنل میں پودوں کی مطلوبہ تعداد 4 تا 5 ہزار کاشت کرنا اور بیلوں کو زیادہ لمبی ہونے سے بچانا مزید براں فصل کو جڑی بوٹیوں، کیڑوں وبیماریوں سے بچانا۔بھرپور پیداوار کیلئے کاشت سے پہلے ڈی اے پی، پوٹاش اور گوبر کی کھاد استعمال کرنا۔پھل آوری کے دوران پوٹاش کی سپرے کرنا۔پھل آوری کو تحریک دینے والے مرکبات کا سپرے کرنا اور درجہ بندی کر کے مارکیٹنگ کرنا شامل ہے۔